اپنی صوابدید کے مطابق قربانی یا شریعت کے کسی دوسرے امر میں اس حد تک دخل اندازی کر سکتے ہیں کہ عبادت کی حدود کو بڑھانا اور کم کرنا اپنے اختیار میں لایا جا سکتا ہے تو کل کو اپنی ذاتی مرضی یا کسی قسم کے حالات کے پیش نظر ایک عبادت کو سرے سے ختم کرنے کا مرحلہ بھی آ کر رہے گا ۔۔۔ پھر اس امر کا کون ضامن ہے ؟ کہ اس قسم کی حد بندیاں صرف ایک عبادت تک ہی محدود رکھی جائیں گی اور دوسرے اسلامی ارکان، اس دست برد سے محفوظ رہیں گے ۔۔۔ اسی طرح قربانی کے جانور کی بجائے کچھ رقم خیرات کرنا بھی دراصل قربانی کو ختم کرنا ہی ثابت ہو گا۔ اول تو یہ ہو گا کہ آہستہ آہستہ یہ پیسے جمع کرانے یا صدقہ کرنے کا سلسلہ بھی نرم ہوتے ہوتے ختم ہو کر ہی رہ جائے گا۔ اور اگر کسی جبر کے خطرے نے مسلمانوں میں اس متبادل خیرات کو جاری رکھ بھی لیا تو بھی اس قدر تو ظاہر ہے کہ قربانی بہ حیثیت اسمٰعیلی یادگار کے باقی نہ رہے گی اور کسی قوم کا اپنی محبوب ملّی یادگاروں کو خود اپنے ہاتھوں سے مٹانا ملت کی تاریخ کے ساتھ دردناک مذاق کرنا ہے۔ خصوصاً جب کہ وہ یادگار خلوص و للّٰہیت اور تقویٰ و طاعت کا ایک متوارث سرچشمہ ہو۔" (ص ۱۲-۱۳)

پوری کتاب اسی قسم کے صحیح افکار اور پاکیزہ احساسات و جذبات کی ترجمان ہے۔ قاری کو اس کتاب کا مطالعہ کرتے وقت یہ احساس ضرور ہوتا ہے کہ اسے بڑی عجلت میں لکھا گیا اور عجلت ہی میں کتابت و طباعت کے مراحل طے کیے گئے اس لیے اس میں کافی غلطیاں رہ گئی ہیں مثال کے طور پر صفحہ ۱۰ پر نقطۂ نگاہ کی جگہ نکتہ نگہ درج ہو گیا ہے۔ کتاب کا معیار کتابت و طباعت بھی کچھ بہت اچھا نہیں۔ ان سب چیزوں کے باوجود کتاب ایک محققانہ تصنیف ہے اور اپنے لکھنے والے کے خلوص اور گہرے علم کی پوری طرح غمازی کرتی ہے اور دینی کتابوں کی فہرست میں ایک نہایت قابل قدر اضافہ ہے۔

حیات وحید الزماں | تالیف مولانا محمد عبدالحلیم چشتی۔ طابع و ناشر: نور محمد اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی۔ قیمت ۴ روپے۔ صفحات ۱۶۵